# احوال وکوائف

بہ قلم: مولانا اشتیاق احمد قاسمی
استاذ دارالعلوم دیوبند

## ''تعزیتی نشست''

گرامی قدر حضرت الاستاذ مولانا شیخ عبدالحق صاحب اعظمی رحمۃ اللہ علیہ ۳۰/ربیع الاوّل ۱۴۳۸ھ مطابق ۳۰/دسمبر ۲۰۱۶ء بروز جمعہ تقریباً سات بجے رحلت فرماگئے، إنا للّٰہ وإنّا إلیہ راجعون، آپ کا داعیِ اجل کو لبیک کہنا، رؤف ورحیم مولائے کریم سے جاملنا، آپ کے لیے تو خوشی کی بات تھی؛ مگر یہی پس ماندگان کے لیے غم واندوہ کا پیغام تھا، آپ کی وفات سے ایک عہد کا خاتمہ ہوگیا، مسندِ حدیث بے رونق اور اُداس ہوگئی اور آنے والی نسل کے لیے آبِ حیواں سے سیرابی موقوف ہوگئی، سنیچر کے دن تعلیم نہ ہوسکی، اتوار کے دن بھی متعدد درس گاہوں میں سبق کے ساتھ دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب کا اہتمام کیا گیا اور دارالعلوم کی طرف سے چھٹے گھنٹے میں، تعزیتی نشست کا اعلان ہوا، سارے طلبہ اور اساتذۂ کرام سابق دارالحدیث تحتانی میں جمع ہوئے، تلاوتِ قرآن مجید، کلمۂ طیبہ، دُرود شریف اور دیگر اذکار کے ورد کا اہتمام کیا گیا، پھر سب اکٹھا ہوئے، ان میں حضرت کے سارے فرزندان، داماد اور اعزا، بھی تھے۔

❁ سب سے پہلے گرامی قدر استاذِ محترم حضرت مولانا قمرالدین احمد صاحب گورکھپوری مدظلہ العالی تشریف لائے اور خطبے کے بعد آپ نے تعزیتی معنی سے لبریز حدیث شریف پڑھی: ''لِدُوا لِلْمَوْتِ وَ ابنوا للخَرَابِ'' (بیہقی) فرمایا: بچہ جنو، نتیجہ اس کا موت ہے اور عمارت بناؤ نتیجہ اس کا ویرانہ ہے، اس کے بعد آپ نے غمگین لہجے میں ایک شعر پڑھا۔

بس اتنی سی حقیقت ہے، فریب خوابِ ہستی کی
کہ آنکھیں بند ہوں اور آدمی افسانہ ہوجائے

اس کے بعد فرمایا: حضرت اقدس مولانا عبدالحق صاحب اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کے پیارے

ہوگئے، یہ بہت اچھی بات ہے کہ قرآن وحدیث کی خدمت میں لگے ہونے کی حالت میں اللہ تعالیٰ کے یہاں گئے، ان شاء اللہ ان کا مقام بہت بلند ہوگا، پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث شریف سنائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے تعریف کی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وَجبَتْ“ (واجب ہوگئی) پھر دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی برائی بیان کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”وَجبَتْ“ (واجب ہوگئی) اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یارسول اللہ! کیا واجب ہوگئی؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں نے جس کی تعریف کی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور لوگوں نے جس کی برائی بیان کی، اس پر جہنم واجب ہوگئی۔ (بخاری ومسلم) پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار ارشاد فرمایا: **أنتم شُهَدَاءُ اللّٰهِ في الأرض (مسلم)** ترجمہ: آپ سبھی لوگ زمین پر اللہ کے گواہ ہیں، پھر آپ نے ایک مصرع پڑھا۔ ع

زبانِ خلق کو نقارۂ خدا سمجھو

حضرت مولانا عبدالحق صاحب اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلے میں ہر ایک کی زبان پر تعزیتی کلمات ہیں، ان شاء اللہ خدائے پاک کے یہاں بہت اونچا مقام پائیں گے، نماز جنازہ میں کتنی بڑی تعداد شریک ہوئی؟ فوارے کے پاس سے ”بابِ قاسم“ تک مجمع تھا، یہ بھی مغفرت اور بلند مرتبہ ہونے کی علامت ہے، پھر آپ نے فرمایا کہ شہزادوں کے درمیان جھگڑا ہوگیا، تو ایک نے کہا: **”الفرقُ بيننا وبينكم بالجنائز“** ہمارے اور تمہارے درمیان فرق جنازہ سے واضح ہوجائے گا، جس سے خلقِ خدا خوش ہوگی، اس کے جنازے کا مجمع زیادہ ہوگا۔ حضرت مولانا مرحوم حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے عزیز شاگردوں میں تھے، حضرت علامہ محمد ابراہیم بلیاویؒ اور حضرت شیخ الادب مولانا اعزاز علی صاحبؒ سے استفادہ فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم کو مغفرت اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائیں (آمین)

❁ پھر حضرت الاستاذ مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی مدظلہ العالی تشریف لائے اور آپ نے نہایت ہی دردبھرے لہجے میں ایک شعر پڑھا۔

کچھ ایسے بھی اس بزم سے اُٹھ جائیں گے جن کو
تم ڈھونڈنے نکلوگے؛ مگر پا نہ سکوگے

فرمایا کہ ہم دونوں ایک ہی خاندان کے ہیں، حضرت کا میرے اوپر بہت احسان ہے، جب میں مکتب کی تعلیم سے فارغ ہوا، اور منشی کا امتحان دے چکا تو میرے دادا (میاں صاحب) کا ارادہ ہوا کہ اب میں تعلیم چھوڑ کر دوکان پر بیٹھ جاؤں، حضرت اس وقت مطلع العلوم بنارس میں مدرس تھے، گھر آئے تو میں نے مدرسہ میں پڑھنے کا ارادہ ظاہر کیا، آپ نے والد صاحب سے بات کی، انھوں نے دادا سے کہا؛ بالآخر میرا

داخلہ بیت العلوم سرائے میر میں کرادیا، دوسال تک میں پیدل ہی جاتا آتا رہا، پھر میرا داخلہ دار العلوم مئو میں کرایا وہاں مشکوٰۃ تک پڑھ کر میں دار العلوم دیوبند آیا، حضرت سے میں نے جلالین اور ہدایہ پڑھی ہیں۔

حضرت کو میں نے قریب سے دیکھا ہے، دار العلوم سے فراغت کے بعد مزید تحصیلِ علم کے لیے حضرت ندوۃ العلماء لکھنؤ تشریف لے گئے؛ مگر بیس پچیس دن کے بعد واپس چلے آئے اور فرمایا کہ وہاں کا دینی ماحول اچھا نہیں ہے، مجھے اپنے سلسلے میں خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں میری دینی حالت میں تبدیلی نہ آجائے۔ مطلع العلوم بنارس میں حضرت پندرہ پندرہ اسباق پڑھاتے تھے، رات کو دو بجے تک مطالعہ کرتے تھے، بخاری، ترمذی، ابوداؤد اور ہدایہ کے علاوہ نحو وصرف بھی پڑھاتے تھے، آپ کو سارے علومِ شرعیہ میں درک حاصل تھا، آپ کی علمی، دینی اور روحانی حالت بہت عمدہ تھی، رمضان المبارک کے مہینے میں حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جاتے تھے، میں بھی ساتھ ہوتا تھا، حضرت نے آپ کو خلافت بھی دی تھی۔ جب حضرت مفتی محمد نظام الدین صاحب اعظمیؒ دار العلوم مئو سے دار العلوم دیوبند آگئے تو ''فتویٰ نویسی'' کا کام بھی حضرت مولانا خود انجام دیتے تھے، ہزار سے زیادہ فتاویٰ رجسٹر میں محفوظ ہیں۔ (جن کی ترتیب کا کام حضرت کے داماد انجام دے رہے ہیں) حضرت کے مزاج میں زود رنجی تھی؛ فوراً ہی راضی بھی ہوجاتے تھے؛ لیکن ان کا غصہ دیرپا نہیں تھا اور یہ بات والدہ مرحومہ سے منتقل ہوئی تھی، ناراض ہونے کے بعد معافی بھی مانگنے لگتے تھے، اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائیں، بڑے اچھے کرم فرما تھے۔

❁ پھر حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی صاحب زید مجدہ مہتمم دار العلوم دیوبند تشریف لائے اور فرمایا کہ حضرت مولانا عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب مطلع العلوم میں مدرس تھے، اس وقت میں بہت چھوٹا تھا، جامعہ اسلامیہ ریوڑی تالاب بنارس میں تعلیم حاصل کررہا تھا، حضرت نے ''نحو میر'' کا میرا امتحان لیا ہے، حضرت مطلع العلوم سے جامعہ اسلامیہ ہفتہ میں ایک بار ضرور تشریف لاتے تھے۔ حضرت کی وفات سے بہت بڑا علمی نقصان ہوا ہے، اللہ تعالیٰ دار العلوم دیوبند کو آپ کا نعم البدل عطا فرمائے۔ پھر ورثاء کے کہنے پر حضرت مہتمم صاحب مدظلہ العالی نے اعلان فرمایا کہ حضرت مرحوم کے صاحب زادگان یہاں موجود ہیں، آپ حضرات میں سے جن کا کوئی حق باقی ہو وہ ان سے وصول کرسکتے ہیں، یا معاف کردیں؛ تاکہ آخرت میں پوچھ نہ ہو۔

اخیر میں حضرت اقدس مہتمم صاحب زید مجدہٗ نے رقت آمیز دعا فرمائی، اسی دعا کے ساتھ مجلس اختتام پذیر ہوئی، اساتذۂ کرام نے انفرادی طور پر بھی حضرت کے صاحب زادوں اور عزیزوں کو تعزیت پیش فرمائی۔